بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ : الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱ر

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ۔
سہ ماہی ۷ ۔
ماہوار ۲½ ۔

یوم شنبہ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | یکم نبوت ۱۳۳۱ھ | یکم نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۵۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ٹانگ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

عزیز مبشر احمد کیلئے دعا کی درخواست

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا بچہ عزیز مبشر احمد سلمہ اللہ تا حال چوٹ کی وجہ سے بیمار ہے۔ ہڈی دو سمتوں سے ٹیڑھی ہو گئی تھی۔ ایک سمت میں تو اسے سیدھا کرنے میں ڈاکٹر کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن دوسری سمت میں تا حال ہڈی ٹیڑھی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آہستہ آہستہ کسی حد تک یہ بھی درست ہو جائے گی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ناگپور میچ کی پہلی اننگ میں پاکستانی ٹیم نے ۳۵۶ رن بنائے

امتیاز نے ۲۱۳ رن بنا کر نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ وہ اننگ کے اختتام تک آؤٹ نہیں ہوئے

ناگپور ۳۱ اکتوبر۔ آج یہاں سنٹرل زون کی کرکٹ ٹیم کے خلاف سہ روزہ میچ کی پہلی اننگ میں پاکستانی ٹیم نے ۳۵۶ رن بنائے۔ آج کے کھیل کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ امتیاز نے ۲۱۳ رن بنا کر نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور وہ پہلی اننگ کے اختتام تک آؤٹ نہیں ہوئے۔ شام کے قریب سنٹرل زون نے ابھی ۱۲ رن ہی بنائے تھے کہ پہلے دن کا کھیل ختم ہو گیا۔ اس دوران میں ہندوستانی ٹیم کا ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا۔ اب باقی کھلاڑی اپنا کھیل کل جاری رکھیں گے — آج صبح پاکستانی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ پاکستان کی طرف سے پہلے اسرار علی اور خورشید احمد میدان میں آئے۔ ابتدائی ۱۰ منٹ میں ابھی ۱۷ رن ہی بنے تھے کہ اسرار علی گائیکواڑ کی بال پر ایل بی ڈبلیو ہو گئے۔ اس کے بعد دو کھلاڑی اور آؤٹ ہوئے۔ پاکستان کا سکور ابھی ۳۱ ہی ہوا تھا اور اس کے تین کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے کہ امتیاز میدان میں اترے۔ انہوں نے آتے ہی کھیل کو سنبھال لیا اور پاکستان کا سکور تیزی سے بڑھنا شروع ہوا۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے مسٹر حامد جلال کا کہنا ہے کہ اس دورے میں ان کا کھیل سب سے زیادہ شاندار رہا۔ ڈ نشار سے انہیں بے حد مدد ملی۔ وہ سو منٹ تک ڈٹے رہے۔ امتیاز ہندوستانی بالروں کے پہلے ہی حوصلے پست کر چکے تھے کہ ان کے ساتھ وزیر محمد کھیلنے آئے۔ وزیر محمد اور کاردار نے اپنی اپنی باری پر ۵۴ اور ۴۲ رن بنا کر ہندوستانی کھلاڑیوں کے چھکے چھڑا دئیے۔ مجموعی لحاظ سے پاکستان نے ایک منٹ فی رن سے بھی زیادہ رفتار سے سکور کیا۔ جب پاکستان کا سکور ۳۵۰ تک پہنچ گیا تو ٹیم کے کپتان حفیظ کاردار نے کھیل ختم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن امپائروں نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس کے بعد پاکستانی کھلاڑی کھیل ختم کرنے کیلئے میدان میں آئے۔ شام کے [illegible] ہندوستانی ٹیم نے کھیل شروع کیا۔ کھیل ختم ہونے تک وہ بارہ رن ہی بنا سکے اور ان کا ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا۔

ناگپور میں ہندو مہا سبھا کے صدر ڈاکٹر کھارے گرفتار کر لئے گئے

کرکٹ گراؤنڈ کے باہر پاکستان مردہ باد کے نعرے۔ بائیکاٹ کی مہم کامیاب نہ ہو سکی

ناگپور ۳۱ اکتوبر۔ ہندو مہا سبھا کے صدر ڈاکٹر کھارے کو آج پولیس نے سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا۔ ان کی گرفتاری ان کے ایک خط کی بنا پر عمل میں آئی ہے جو انہوں نے ناگپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام لکھا تھا۔ اس میں انہوں نے اطلاع دی تھی کہ میں پاکستانی ٹیم کے پہنچنے پر کرکٹ میچ کے باہر پکٹنگ کروں گا۔ آج جب پاکستانی کھلاڑی میچ میں حصہ لینے کے لئے کرکٹ گراؤنڈ پہنچے تو تین اشخاص نے جو ایک پرانی اسٹیشن ویگن میں سوار تھے۔ پاکستان مردہ باد کے نعرے لگائے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے کہ پکٹنگ کی یہ مہم کامیاب نہ ہو سکی اور لوگ ہزاروں کی تعداد میں میچ دیکھنے آئے۔ پولیس نے اس اسٹیشن ویگن کو اپنی حراست میں لے لیا۔ ادھر بمبئی سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں "ہندو راج پارٹی" کے جنرل سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ جب پاکستانی ٹیم کے ساتھ بمبئی میں ٹیسٹ میچ ہو گا تو میں گراؤنڈ کے دروازے پر پکٹنگ کروں گا۔

بہاولپور میں ادرک کی کاشت کا تجربہ کامیاب رہا

بغداد الجدید ۳۱ اکتوبر۔ بہاولپور میں ادرک کی کاشت کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ اگلے سال سے وہاں وسیع پیمانے پر ادرک کی کاشت کا انتظام کیا جائے گا۔

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ روس کی طرف سے مزید ۹ ہزار ٹن گیہوں آج کراچی پہنچ گیا۔

ایران میں بعض قبائل بیرونی اثر کے تحت حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں

تہران ۳۱ اکتوبر۔ ایران کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کرمانشاہ اور کردستان کے بعض قبائل بیرونی اثر کے تحت حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لئے فوجی دستے بھیج دیے گئے ہیں جنہوں نے ان کے قبضہ سے کچھ ریڈیو سیٹ اور وائرلیس ٹرانسمیٹر برآمد کئے ہیں۔ وزیر داخلہ نے مزید بتایا۔ صورت حال پوری طرح قابو میں ہے اور ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کی وجہ سے ملک کے امن و امان کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ تودہ پارٹی کے ترجمان اخبار نے ڈاکٹر مصدق کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آج بھی اپنا ایڈیشن نکالا۔ پولیس نے اخبار کی تمام کاپیاں جو بازار میں فروخت ہو رہی تھیں ضبط کر لیں۔ حکومت کی طرف سے اخبار کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما است وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ صفحہ ۶۸)

محمدؐ دونوں جہان کا امام اور چراغ ہے محمدؐ زمین و زمان کو روشن کرنے والا ہے۔ میں خدا کے خوف کی وجہ سے اسے خدا تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن خدا کی قسم اس کا وجود تمام مخلوق کیلئے خدا نما ہے۔

تھائی لینڈ میں سیلاب کی تباہ کاریاں

ہند چینی میں جو طوفان آیا ہے اب اس نے تھائی لینڈ کی طرف رخ کر لیا ہے۔ اس طوفان کی وجہ سے تین سو سے زائد مکانات گر چکے ہیں اور بہت سے مقامات پر سیلاب آ گیا ہے۔

سیاسی کمیٹی میں بحث پیر تک ملتوی

نیویارک ۳۱ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے جنوبی افریقہ میں پاکستانیوں اور ہندوستانیوں سے بدسلوکی کے مسئلہ پر غور و خوض اور بحث کو پیر تک ملتوی کر دیا ہے۔

مشرقی پنجاب کے طلباء کا وفد پاکستان آ رہا ہے

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کے طلباء کا ایک وفد ۵ نومبر کو پاکستان آ رہا ہے۔ یہ وفد دس روز تک پنجاب اور سرحد کا دورہ کرے گا۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر آج شام لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ نے اپنے دورۂ پنجاب میں ملتان، منٹگمری اور لاہور کے بعض کارخانوں کو دیکھا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اسلام کی خاطر آنے والے خطرات کیلئے تیار رہو

وقت کو مفید کاموں میں گزارو۔ تبلیغ کرو۔ اور خدمتِ خلق کا صحیح جذبہ پیدا کرو

خدام الاحمدیہ کے بارھویں سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع آج آٹھ بجے صبح ربوہ کے وسیع اور کھلے میدان میں اپنی روائتی شان کے ساتھ شروع ہوا۔ آٹھ سے نو بجے تک خدام ایک خاص تنظیم کے ماتحت اپنے اپنے خیمے نصب کرتے رہے۔ سوا نو بجے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور نے پہلے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا اپنے دست مبارک سے سٹیج کے بائیں طرف لہرایا جبکہ سٹیج کے دائیں طرف پاکستان کا قومی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے بعد حضور سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد حضور نے تین بار خدام سے ان کا عہد لیا۔ اور پھر افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس کو خدام نے اپنے اپنے خیموں کے باہر لائنوں میں کھڑے ہو کر سنا۔ اس موقعہ پر خدام کے علاوہ بہت سے دیگر اصحاب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کے لئے سٹیج سے بائیں جانب بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ — حضور اقدس کی بصیرت افروز تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ھدیہ احباب کیا جاتا ھے:۔

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خدام کی بلوغت کا سال

مجھے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے خوشی ہے کہ خدام الاحمدیہ کا یہ بارھواں سالانہ اجلاس ہو رہا ہے۔ بارھواں سال ایک بلوغت کا سال سمجھا جاتا ہے۔ بلوغت کے جو پانچ زمانے شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے پہلا زمانہ بارہ سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے۔ اور دوسرا ۱۵ سال کی عمر میں جبکہ جہاد میں شمولیت کی اجازت مل سکتی ہے۔ تیسرا ۱۸ سال کی عمر میں جبکہ جہاد واجب ہو جاتا ہے چوتھا ۲۱ برس کا ہونے پر جبکہ شریعت انسان کو پورے طور پر اپنے اموال کا مالک قرار دیتی ہے اور پانچواں دور بلوغت کا ۴۰ برس کا ہونے پر شروع ہوتا ہے۔ جو کہ عام مدت خدا تعالےٰ نے انبیاءؑ کی بعثت کے لئے مقرر فرمائی ہوئی ہے۔

تم میں سے کوئی کمزوری نہ دکھائے

یہ سال جو تمہارے لئے بلوغت کا پہلا سال ہے۔ جماعت کے لئے بہت سے فسادات اور مشکلات لایا ہے۔ پچھلے جو نازک ترین زمانے گذرے ہیں گیارھویں اور بارھویں سال کا یہ درمیانی عرصہ ان سے بھی زیادہ خطرناک حالات تمہارے لئے لایا ہے۔ اس سے پہلے بھی جماعت پر ظلم و تعدی کے کئی دور آئے ہیں لیکن کبھی بھی ایسا زمانہ نہیں آیا تھا۔ جبکہ بعض لوگوں نے ظلم اور جبر سے ڈر کر کچھ کمزوری دکھائی۔ گو مخالفین نے تو ایسے لوگوں کی تعداد بہت ظاہر کی ہے۔ مگر میرے علم کے مطابق ان کی تعداد کسی صورت میں بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور ان میں سے بھی اکثر بعد میں جلد ہی سنبھل گئے۔ کوئی ایسا رہا ہوگا جس نے ندامت کا اظہار نہ کیا ہو۔ مگر بہرحال مومنوں کی جماعت کے لئے اتنی کمزوری بھی معمولی نہیں ہے۔ ان کی جماعت تو اتنی مضبوط ہونی چاہیئے کہ ان میں سے کوئی بھی ایسی کمزوری نہ دکھلائے

خدام کی تنظیم کی غرض

حضور نے فرمایا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی غرض یہی تھی کہ اگر کسی موقعہ پر قربانی کا موقعہ آئے۔ تو سو میں سے ننانوے نہیں بلکہ سو کے سو ہی اس قربانی پر پورے اتریں۔ یہ روح اگر تم میں پیدا ہو جائے۔ تو پھر دنیا کی کوئی قوم تم پر ظلم نہیں کر سکتی۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہاری راہ میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ تمہاری اکثریت ایسے ملک میں ہے۔ جہاں کی حکومت جمہوریت کے اسلامی اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے حتی الامکان ظلم و ستم ہونے نہیں دیتی۔ لیکن تم نے صرف ایک ملک تک محدود نہیں رہنا تم نے ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اور دنیا میں آج بھی ایسے ملک موجود ہیں جہاں پر مذہب کے نام پر ظلم ہوتا ہے۔ جہاں تلوار کے زور سے عقائد کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے ممالک کے حالات کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار رکھو تاکہ وقت آنے پر تم کمزوری نہ دکھلا سکو۔

آنے والے خطرات

حضور نے فرمایا گو پاکستان کے حکام کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ کہ وہ اسلامی تعلیم کے ماتحت عدل و انصاف کو قائم رکھتے ہیں۔ اور ظلم نہیں ہونے دیتے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ملک کو اس روز بد سے ہمیشہ ہی محفوظ رکھے۔ جبکہ یہاں بھی ظلم ہو۔ لیکن ایک حد تک یہاں بھی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور بعض دیگر ممالک میں تو یقیناً ہونگی۔ پس تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے حالات کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھے۔ جبکہ ایک طرف ایمان ہو اور دوسری طرف تلوار۔ ویسے تو اس وقت تم میں سے ہر ایک جذباتی طور پر کہہ دے گا کہ ہم جانیں دے دیں گے۔ مگر اپنے ایمان پر قائم رہیں گے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز تیاری اور وقت چاہتی ہے۔ اس سال جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری پہلی بلوغت کے ساتھ ہی تمہیں ہوشیار کر دیا ہے۔ تاکہ تم آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیاری کر سکو۔

خدام کے کام پر اظہارِ خوشنودی

فرمایا خدام الاحمدیہ کے متعلق جو رپورٹیں مجھے ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گزشتہ خطرات کے ایام میں احمدیوں کی مدد کرتے عورتوں اور بچوں کو خطرات سے نکالنے اور اشتہارات وغیرہ کی اشاعت کے سلسلے میں انہیں خدا تعالےٰ نے اچھا کام کرنے کی توفیق دی ہے۔ یہ ایک خوشکن علامت ہے۔ لیکن ایسی نہیں جس پر ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں گو جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ یہ تمہاری بلوغت کا پہلا زمانہ ہے۔ لیکن سب بالغ ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے بعض بیس سال کی عمر میں بھی عادتوں کے لحاظ سے ابھی بچے ہی ہوتے ہیں۔ اور بعض بہت چھوٹی عمر میں ہی بڑے بڑے کارنامے کر کے دکھاتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۳)

"یہ سکھ مولوی کس طرح شہید گنج کے لئے میدان میں اتر سکتے تھے۔ جبکہ یہ جھٹکہ کے برتنوں میں جھٹکہ پکوانے تک کو تیار تھے۔"

(سیاست ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء)

جہادِ پاکستان

"جعفر صادق کی یاد تازہ کرنے والے غداران ملت تھے جو اپنی دنیا سنوارنے کے لئے مسلمانان ہند کا من حیث القوم بیڑا غرق کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ یہ وہی کانگرسی احراری تھے۔ جنہوں نے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نیچا دکھانے کے لئے ہر اوچھے سے اوچھے ہتھیار استعمال کئے"۔

(زمیندار پاکستان نمبر ۱۹۴۹ء)

احراری لیڈروں سے ہم درخواست کریں گے۔ کہ وہ احراری رضاکاروں میں "روح جہاد" کو تازہ رکھنے اور ان کے اندر تحفظ رسالت کا سچا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے مجاہدانہ کارناموں کے تذکرے ضرور کرتے رہا کریں۔

باقی یہ بات تو آپ نے احراری جانبازوں اور کفن بردوش مجاہدوں کو کئی بار ذہن نشین کروا دی ہوگی کہ میدان جہاد میں ہندو اور سکھ کے سوا وہ کسی اور کو اپنا امام جہاد بنانے کے مجاز نہیں ہیں۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۲ء

برطانیہ اور اسلامی ممالک

عراق کی چار بڑی سیاسی پارٹیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ عراقی اور برطانوی معاہدہ جس کی میعاد ۱۹۵۷ء کو ختم ہونی ہے فوری طور پر منسوخ قرار دے دیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں اسلامی ممالک بیرونی خاصکر مغربی ممالک کے بوجھ کے تلے دبے ہیں۔ اب وہ اسکو محسوس کرنے لگے ہیں۔ ایران۔ مصر۔ ٹیونس۔ لیبیا۔ مراکش سوڈان۔ طرابلس۔ عراق۔ انڈونیشیا۔ ملایا یہ تمام اسلامی ممالک تقریباً برطانیہ۔ فرانس۔ ہالینڈ وغیرہ مغربی ممالک کے زیر اثر ہیں۔ اکثر افریقی ممالک کے معاملات اقوام متحدہ کی اسمبلی میں زیر بحث ہیں مصر میں برطانوی فوجیں ابھی تک جمی ہوئی ہیں اور نہر سویز اور سوڈان کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ ایران کا معاملہ تو کافی نازک حالت اختیار کر چکا ہے۔ عراق کی صورت حالات بھی اب مصر اور ایران سے بہت ملتی جلتی ہے۔

اگرچہ برطانیہ نے برصغیر ہند اور سیلان کو آزادی دے کر اپنی نو آبادی ذہنیت میں بہت حد تک تبدیلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ کہنا تو غلط ہے کہ برطانیہ نے ایسا محض خدا ترسی اور انصاف کی وجہ سے کیا ہے۔ مگر یقیناً یہ ایک تبدیلی ضرور ہے۔ خواہ اس نے ایسا بین الاقوامی دباؤ کی وجہ سے کیا ہو یا اس وجہ سے کیا ہو کہ عرب عوام کی بیداری کی وجہ سے ان ممالک پر اس کا تسلط ہو کر قابض رہنا ناممکن ہو گیا تھا۔

اس کے باوجود تمام مغربی ممالک میں سے جن کا اسلامی ممالک پر اثر ہے برطانیہ پیش پیش ہے۔ ... یہ کہنا غلط نہیں کہ پالیسی کا کنٹرول دراصل برطانیہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ایران۔ عراق مصر سوڈان ملایا کا تو براہ راست برطانیہ ہی سے تعلق ہے۔ انڈونیشیا اگرچہ اب آزاد ملک ہے لیکن ابھی تک ہالینڈ کا دباؤ اس پر قائم ہے۔ اور ہالینڈ کی پشت پناہی برطانیہ ہی کرتا رہا ہے۔ باقی اسلامی ممالک بھی جو دوسری مغربی ممالک کے زیر اثر ہیں۔ بین الاقوامی لحاظ سے ان کے تعلقات میں بھی برطانیہ کی ہی راہ نمائی کام کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام اسلامی ممالک برطانیہ کے متعلق سخت بدظنی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنی آزادی کے راستہ میں برطانیہ ہی کو سب سے بڑی روکاوٹ سمجھتے ہیں۔

یہ صورت حال یقیناً برطانیہ کے لئے خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ ایک طرف اشتراکی روس تاک لگائے بیٹھا ہے۔ تو دوسری طرف خود امریکہ بھی اس کا حریف بنتا جا رہا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی موجودہ دوستی اب محض ... کے مشترکہ خطرہ کی وجہ سے بنی ہوئی ہے۔ ورنہ حالات گواہی دے رہے ہیں کہ امریکہ برطانیہ کے علی الرغم دنیا پر چھا جانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایسی صورت میں برطانیہ کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان ممالک کو جن سے وہ اب تک بے حد فائدہ اٹھاتا چلا آیا ہے۔ اور دراصل جن کی وجہ سے اس کو دنیا میں یہ پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ ان کے ساتھ اپنے تعلقات نئی بنیادوں اور نئے حالات کے مطابق درست کرے۔ اور پرانے سامراجی طریقے چھوڑ کر ان کے نئے جذبات کے راستہ میں جو انہیں آزادی اور خود امدادیت کی طرف تیزی کے ساتھ لے جا رہے ہیں محض حرص و ہوا کی خاطر روکاوٹ بننے کی بجائے انہیں ابھارنے کی کوشش کرے۔ اور ان کی اپنے ارادوں کی تکمیل میں مدد کرے۔

برطانیہ کے لئے یہ ایک بہت نازک گھڑی ہے۔ تقریباً ایسی ہی نازک گھڑی جیسی کہ اس وقت تھی۔ جب وہ برصغیر ہند اور سیلان کو آزادی دینے کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ آج بھی جہاں تک مشرق وسطی اور دیگر اسلامی دنیا کے ساتھ اس کے تعلقات کا سوال ہے۔ اس کے لئے سوچنے کی ویسی ہی اہم اور نازک گھڑی ہے۔

اس لئے برطانیہ کو اسلامی ممالک کے ساتھ اپنی پالیسی کا از سر نو جائزہ لینا چاہیئے۔ اور ان ممالک سے تمام ناجائز سیاسی اور معاشی دباؤ جو اس نے اب تک ڈالا ہوا ہے اٹھا لینا چاہیئے تاکہ یہ ممالک آزادی سے سانس لیں اور آزادانہ ماحول میں اپنی بہبودی کے متعلق سوچیں۔ اس وقت برطانیہ کا وطیرہ انہیں یقیناً برطانیہ کے خلاف بدظن کر رہا ہے۔ اور ان کے جذبات اس کے متعلق نہایت تلخی کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ تمام اسلامی ممالک بلا استثنا اس کو اسلام اور اسلامی دنیا کا دشمن اور غاصب خیال کرتے ہیں۔ اگر برطانیہ چاہے تو ان کی معاندانہ ذہنیت میں تبدیلی کا بیج بو سکتا ہے۔ اور ان کے ساتھ حقیقی دوستی کا سودا کر سکتا ہے۔

بے شک اخلاقاً ہر حکومت کے لئے معاہدات کی پابندی لازمی ہے۔ مگر معاہدات جو دباؤ سے اور کمزور قوموں کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر کئے جائیں ایسے معاہدات کو منسوخ کرنا بھی ایک بہت بڑی اخلاقی ذمہ واری ہے۔ جو طاقتور قوم پر عائد ہوتی ہے۔ عراق کی چار مقتدر سیاسی پارٹیوں کا برطانیہ کے ساتھ عراقی معاہدہ کی منسوخی کا مطالبہ بذات خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاہدہ ناجائز دباؤ سے مبرا نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پیشتر اس کے کہ عراق میں بھی ایران یا مصر جیسے حالات پیدا ہو جائیں۔ اور دونوں ممالک میں تلخیاں ... برطانیہ کے ارباب حل و عقد کو چاہیئے کہ وہ اسلامی ممالک کے ساتھ نئے تعلقات کی ایک جنرل پالیسی نئے جذبات اور نئے حالات کے مطابق ان ملکوں پر وضع کریں۔ جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے یہ ان ممالک کی نسبت خود برطانیہ کے مستقبل کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔

ان جاءکم فاسق بنبأ ...

جب مخالفین حق حیرت زدہ ہو کر دیکھتے ہیں کہ الہی جماعت ان کی کوششوں کے باوجود ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ تو وہ اپنی خفت کو کم کرنے اور عوام کو بہلانے کے لئے عجیب افترائیں تراشتے ہیں۔

جماعت احمدیہ جب سے تبلیغ حق کے لئے کھڑی ہوئی یہی ہتھیار اس کے برخلاف بھی استعمال ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ افترائیں ایک ایک کر کے ہمیشہ تار عنکبوت ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اور معاندین کی خفت میں کمی کی بجائے اور بھی اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔ مگر افتراء طرازی کا مزہ بھی کچھ ایسا ہے کہ جوں جوں ان کی خفت بڑھتی ہے۔ اور جوں جوں ان کی افتراؤں کا تار و پود بکھرتا ہے۔ وہ اور بھی جوش سے افترائیں گھڑنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

آجکل ان پر یہ دورہ معمول سے کچھ زیادہ ہی بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں نئی نئی افتراؤں میں سے ایک یہ افترا بھی گھڑی گئی ہے کہ

"حال ہی میں مرزائیوں کی ایک تازہ حرکت سے متعلق اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بشیر احمد نام کے ایک شخص کو مرزائیوں کی (پاکستان میں) متوازی حکومت نے اس کام پر مقرر کر رکھا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے نابالغ لڑکوں کو اغوا کر کے "ربوہ" بھیجا کرے"

(ہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس کا حقیقی جواب تو ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترئین

مگر ہم مدیر الاعتصام مولوی محمد حنیف صاحب ندوی سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے جو اخبارات کی اس خبر پر لمبا چوڑا نوٹ لکھ مارا ہے۔ کیا قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کی شرائط پوری کر لی تھیں۔

يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين (حجرات ع۱)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو سنو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیقات کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو ایذا پہونچا دو۔ اور آخر میں تمہیں ندامت اٹھانی پڑے:

مولانا! "زمیندار" "تسنیم" اور "آزاد" کی خبروں پر اعتبار کر کے اپنی گور کو بھاری نہ کریں۔ کم از کم تحقیقات تو کر لیا کریں۔ مگر شائد آپ تو ان کے بھی کان کترتے ہیں:

احراریوں کے ائمۂ جہاد

مجاہد احرار تاج الدین انصاری نے شیخوپورہ کانفرنس میں کہا کہ ہم نے انگریزی دور حکومت میں جہاد کیا تھا۔ (زمیندار ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

تاج الدین صاحب انصاری کے اس دعوے کے ثبوت میں ہم احراری تاریخ سے معرکۂ جہاد کی تین چار مثالیں ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

(۱) نہرو رپورٹ کی جنگ

"امیر شریعت (ان کے رفقا اور) ایک اخبار نویس کو موتی لال نہرو اور برلا نے خرید! نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے نہرو رپورٹ پر دستخط کر دیئے"

(سیاست جون ۳۵ء)

(۲) غزوۂ کشمیر و قادیان

"احراری حکومت کے ایماء پر ناچ رہے ہیں۔ کبھی قادیان میں کانفرنس کرتے ہیں اور کبھی کشمیر کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ میرے پاس ثبوت موجود ہے۔ کہ احراریوں نے سرکار کی شہ پر کئی حرکتیں کیں" (ملاپ ۲۰ نومبر ۳۶ء)

(۳) معرکۂ شہید گنج

"مجلس احرار حکومت کا خودکاشتہ پودا ہے۔ جس کی آبیاری کرنا اور جسے حوادث کے باد صرصر سے بچانا حکومت اپنے ذمہ فرض سمجھتی ہے"۔

(زمیندار ۱۳ اگست ۳۵ء)

(باقی دیکھیں صہ ۲ پر)

"محافظین ختم نبوت" کے سنہری کارنامے

از مکرم خورشید احمد صاحب منیر واقف زندگی

احراری اور ان کے ہمنوا کچھ عرصہ سے "تحفظ ختم نبوت" کی آڑ لے کر پاکستان کی "خدمت" بدامنی اور خلفشار پھیلانے کی صورت میں کر رہے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہے۔ جو قومی غداریوں اور دشمنیوں کے سبب رسوائے عالم ہو چکا ہے۔ جس کے امیر نے قائداعظم کے بوٹ پر داڑھی بھی رگڑی مگر مجرم اعظم ہونے کے باعث ان کے ہی الفاظ کے مطابق "پر وہ نہ پسیجے"۔

مگر جونہی کہ قائداعظم نے انتقال فرمایا۔ تو اس گروہ نے گذشتہ گناہوں کی معافی لے بغیر ہی اپنی قدیم روایات کی یاد تازہ کرنے کے لئے پھر پرزے نکالنے شروع کئے اور آہستہ آہستہ یہ "سیاسی یتیم" دوبارہ سنبھلنے شروع ہوئے۔ اور آج جب کہ پاکستان کو مضبوط و مستحکم بنانے اسکی شان کو دوبالا کرنے کے لئے متحدہ قومی محاذ کی ضرورت ہے۔ یہ گروہ "تحفظ ختم نبوت" کی آڑ میں جو "سنہری کارنامے" سرانجام دے رہا ہے وہ طشت از بام ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ ہر مسلمان کہلانیوالے کا جزو ایمان ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اس عقیدہ پر قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات اور مصائب کا برداشت کرنا اس کے لئے باعثِ فخر ہے۔ مگر وہ گروہ جو "تحفظِ ختم نبوت" کا نعرہ ملک میں بلند کر رہا ہے۔ کیا ہمارے اہل بصیرت احباب نے کبھی ان "محافظین" کی اخلاقی حالت اور "سنہری کارناموں" کا مطالعہ کرنے کے بعد سوچا بھی ہے۔ کہ سردار دوجہاں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالوں کے ایسے ہی اخلاق اور اعمال ہونے چاہئیں۔ جو مدت سے مسلسل طور پر ہمارے "محافظین ختم نبوت" سرانجام دے رہے ہیں؟ کیا اس قسم کے "اعمالِ صالحہ" اس قابل ہیں جن سے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش ہو۔؟

ذیل میں اختصاراً ان "محافظین" کے بے شمار سنہری کارناموں" میں سے صرف چند بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔ تا آپ تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرما دیں۔ اور پھر سوچیں!

"تحفظ مساجد"

ہمارے احباب کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ یہ لوگ صرف "تحفظ ختم نبوت" کا کارنامہ ہی نہیں انجام دے رہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اور بہت سے اہم "فرائض" کی بجاآوری میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ ان میں سے "تحفظ مساجد" جیسا اہم کام بھی ان ہی کے سپرد ہے

مسجد شہید گنج کے خونچکاں سانحہ کے وقت جبکہ تحفظ مسجد کی خاطر نہتے مسلمان گولیوں کا نشانہ بن رہے تھے اور وہ مصیبت میں اپنی ملتجیانہ نگاہ ان "محافظین" پر ڈال رہے تھے۔ جو ان کے اس وقت نام نہاد لیڈر بنے ہوئے تھے کہ خدا کے لئے ہماری مدد کر کے مسجد کا تحفظ کیجئے۔ اس وقت اس گروہ نے مسلمانوں کے ساتھ "حسن نرمی" اور "خوش اخلاقی" کا مظاہرہ کیا۔ اور خانۂ خدا کی حفاظت کے انتظامات کئے۔ وہ ہمیشہ تاریخ کے سیاہ اوراق کی زینت بنتے رہیں گے۔

جبکہ سینکڑوں مسلمان نہایت بے دردی کی حالت میں مارے جا رہے تھے۔ تو ایسی نازک حالت میں اس گروہ نے ان کی روحوں کو اس طور پر ثواب پہنچایا۔ کہ ان کے لیڈر اپنے سکھ آقاؤں کے ہاتھ میں ہاتھ ملائے محوِ تماشہ تھے۔ اور "تحفظ مسجد" کی خاطر مسلمانوں کی مدد کرنا اپنی ہتک اور ذلت سمجھتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کیا کہ مرنے والوں کو حرام موت قرار دیا۔ اور اس مقدس فریضہ کو سرانجام دینے والوں کو گمراہ و کافر کے خطابات دے کر "تحفظ مساجد" کے کام کا واضح ثبوت دیا۔

اب جبکہ مسلمانوں کی متحدہ کوششوں کیوجہ سے پاکستان معرضِ وجود میں آچکا۔ تو کچھ عرصہ کی خاموشی کے بعد "تحفظ ختم نبوت" کے علمبرداروں نے "تحفظ مساجد" کا کام بھی دوبارہ اپنے ذمہ لے لیا ہے اور سب سے پہلے اس "مقدس فریضہ" کو سمندری میں ایک مسجد کو نذر آتش کر کے سرانجام دیا۔ اور اس وقت اس اہم کام کو پوری ہمت اور جد و جہد کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ابھی تھوڑے ہی دنوں کی اطلاع ہے کہ لائل پور کی احمدیہ مسجد کے "تحفظ" کے لئے منظم طور پر حملہ کر کے اسے شہید کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ مگر پولیس کے بروقت موقع پر پہنچ جانے کی وجہ سے وہ اس "مقدس" مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور صرف مسجد کے روشندان وغیرہ ٹوٹنے تک نوبت آئی۔ اور ابھی تک پولیس "نہایت سنگدلی" کے ساتھ اس مقصد کے پورا کرنے میں دخل انداز ہو رہی ہے۔ جوں جوں پولیس ان کے اس کام میں حائل ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ توں توں "تحفظ مساجد" کے علمبرداروں کی سرگرمیاں تیز ہوتی جا رہی ہیں اور وہ مختلف حیلوں سے اس کام کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ ابھی چندروز ہوئے اخبار "آزاد" نے اطلاع دی تھی۔ کہ

"سیالکوٹ چھاؤنی صدر بازار میں یہاں کے معدودے چند مرزائی ایک مسجد تعمیر کرانے کے لئے کنٹونمنٹ بورڈ سے اجازت لے چکے ہیں۔۔۔۔۔۔

اس وقت چند ایک ایمانی حمیت رکھنے والے نوجوانوں نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے یہاں ایک درخواست دے رکھی ہے۔ کہ ان مرزائیوں کا مسجد بنانا اسلامی سالمیت کی کھلی توہین ہے"

(آزاد مورخہ ۲۱ ستمبر ۵۲ء)

چنانچہ بالآخر سیالکوٹ کی مسجد احمدیہ واقع محلہ اراضی کو بھی آگ لگادی۔ اور اگر چابکدستی سے آگ فوراً بجھا نہ لی جاتی۔ تو ساری مسجد جل کر خاک سیاہ ہو جاتی۔ ہم سنا کرتے تھے کہ سکھا شاہی دور میں سکھ "تحفظ مساجد" کی خاطر مسلمانوں کو صرف اذان دینے سے منع کیا کرتے تھے۔ اور اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ مگر سکھ آقاؤں کا یہ نمک حلال گروہ سرے سے ہی مساجد کے قیام کا دشمن ہے۔ اور قائم شدہ مساجد کو شہید کر کے "تحفظ مساجد" کا واضح اور بین ثبوت دے رہا ہے

تحفظ صداقت

"تحفظ ختم نبوت" اور تحفظ مساجد کی "مقدس" تحریکوں کو چلانے اور شہرۂ آفاق بنانے کے لئے اس گروہ کو "تحفظ صداقت" کی بھی سخت ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ اس فریضہ کو بڑی تندہی کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس مہم کو تیز کرنے کے لئے انہیں "مقدس" سچ بولنا پڑتا ہے۔ نت نیا "مقدس سچ" پروپیگنڈا کرنا ان کا خاص مشغلہ بن چکا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان پر اتہامات لگائے گئے۔ جن کی آخر گورنمنٹ کو واضح الفاظ میں تردید کرنی پڑی

اخبارات میں جلی عنوانات کے ذریعہ بکثرت "صداقت" کی "حفاظت" کی جاتی ہے مثلاً ربوہ میں متوازی حکومت قائم ہے۔ وہاں زمین دوز اسلحہ ساز فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ باہر سے کئی من بارود اور سکہ لے جایا جاتا ہے فرقان سے کروڑوں روپے کا اسلحہ چوری کر لیا گیا ہے۔ غرضیکہ "تحفظ ختم نبوت" کی خاطر ہر صبح و شام "تحفظ صداقت" کا نمونہ دکھایا جاتا ہے۔ اور عوام کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے انسانیت کو چار چاند لگانے والی حرکات میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر "تحفظ ختم نبوت" ممکن نہیں۔

تحفظ اخلاق

چونکہ ان لوگوں کا تحفظ صداقت کا کاروبار اس وقت تک چل ہی نہیں سکتا۔ جب تک یہ "تحفظ اخلاق" کا عملی ثبوت نہ دیں۔ اس لئے اس کام کو بھی وہ بڑے زور و شور کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اور اس "مقدس" تحریک کو چلانے کے لئے قوم کے شرفاء اور عوام کے سامنے "تحفظ اخلاق" کے نہایت اعلےٰ نمونے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کا عملی مظاہرہ بڑے "مہذبانہ" اور "شریفانہ" الفاظ میں کیا جاتا ہے اور یہ نمونہ ملک و قوم کی واجب الاحترام ہستیوں کو دکھایا جاتا ہے۔ مثلاً کذاب۔ دجال۔ مفتری۔ کافر مفسد۔ زندیق۔ فاسق۔ فاجر۔ ڈاکو۔ غدار۔ عیار مکار۔ سور۔ چار سو بیس۔ ملحد۔ لعین۔ سیہ کار وغیرہ وغیرہ بہ یاد رہے۔ مندرجہ بالا "تحفظ اخلاق" کا نمونہ ان کی صرف ایک ہی اخبار سے لیا گیا ہے۔ یہ نمونہ صرف بڑی بڑی واجب الاحترام ہستیوں کو دکھایا جاتا ہے۔ ورنہ عوام کے لئے تو اس سے اعلےٰ نمونے ان کے پاس موجود ہیں

قومی راہنماؤں کا تحفظ

یہ لوگ صرف "تحفظ ناموس رسالت" ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ وہ اپنے قومی لیڈروں کی ناموس کا "تحفظ" بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس کام میں پیش پیش رہتے ہیں۔ پاکستان کے موجودہ قابل احترام راہنماؤں کی ناموس کی حفاظت جس طریق سے یہ کر رہے ہیں۔ وہ تو اہل علم حضرات پر بالکل عیاں ہے۔

مگر آج سے کچھ عرصہ پیشتر اس گروہ نے سب سے بڑی اسلامی سلطنت یعنی پاکستان کے بانی حضرت قائداعظم کی ناموس کی بھی پوری پوری حفاظت کر کے موفاداری کا ثبوت دیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ انہی کے اپنے مہذب الفاظ میں اس "مقدس" فریضہ کا ذکر دیا جائے۔ کیونکہ ہم اس قسم کے "مہذب" الفاظ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ فرماتے ہیں۔

(۱) یہ کافر اعظم ہے کہ کائداعظم" (حیات محمد علی جناح از رئیس جعفری صفحہ) (۲) ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کا نام نہاد راہنما (یعنی قائداعظم مسٹر جناح) آجتک کلمۂ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا (ڈکٹیٹل بیج مسٹر جناح کا اسلام) (۳) یہ ہیں مسلمانوں کے قائداعظم جو ایک پارسی عورت سے کورٹ شپ کی شادی کرانے کے لئے اپنے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے حتمی اعلان کر چکے ہیں (جناح کا اسلام صفحہ ۹ ڈکٹیٹل)

بھارت کے ان ایجنٹوں نے بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ یہاں تک بھی کہدیا۔ کہ

(۴) دس ہزار جنا[1] اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں (چمنستان صفحہ ۱۶۵)

[1] اصل لفظ جناح ہے۔ صرف "تحفظ ناموس" جناح کی خاطر یہ لفظ بگاڑ کر پیش کیا گیا ہے۔

وفات حضرت مسیح علیہ السلام

عیسائیت کے ابطال کے لئے زبردست ہتھیار

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف)

خداتعالےٰ کسی کام کے لئے جب کسی شخص کو کھڑا کرتا ہے۔ تو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اس کے مناسب حال ہتھیار بھی دے دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خداتعالےٰ نے عیسائیت کے قصر کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے ایک زبردست ہتھیار بخشا۔ اور وہ تھا وفات مسیح علیہ السلام کا انکشاف۔ اس ہتھیار کی طاقت کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ کافی ہوگا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

آخری وصیت:۔ "اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں۔ پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کردو۔ کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔

یہی ایک بحث ہے۔ جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں۔ کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کردو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردو گے۔ تو اس دن تم سمجھ لو۔ کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہؤا۔ یقیناً سمجھو۔ کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خداتعالیٰ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلادے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۳۲)

یہی وہ ہتھیار تھا۔ جس کی ضرب کاری نے عیسائیت کے بت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ مگر نہایت ہی افسوس ہے۔ کہ "دین کے دشمن" ملاؤں نے اپنا ایڑی چوٹی کا زور اسی بات پر لگایا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ آسمان پر اس جسم خاکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے اس الہامی اعلان پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ مولوی سیخ پا ہو گئے۔ اور ان میں سے بعض نے اپنی زندگی حضور کی مخالفت کے لئے خرچ کردی۔ ان کا وہ دل جو ان کے زعم میں رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اٹا ہوا تھا۔ ہرگز اس بات کو برداشت نہ کر سکا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرح فوت شدہ مان لیا جائے۔ مولوی غیرت کے جوش میں اٹھا۔ اور کفر کی توپ کو داغ دیا۔ اور حضرت مرزا صاحب پر بم گرانے شروع کردئیے کہ کافر کافر کافر۔ حیف ہے۔ ویل ہے۔ اور لعنت ہے ہر اس حرکت پر جو اسلام کے لئے مضر اور عیسائیت کے لئے فائدہ مند ہو۔ اور آفرین ہے اور مبارک ہے قابل صد ستائش ہے۔ ہر وہ حرکت جو عیسائیت کے لئے زہر ہے۔ اور اسلام کے لئے زندگی بخش ہے۔

حیاتِ مسیحؑ کا خطرناک عقیدہ

حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ اتنا سخت خطرناک ہے۔ کہ اس کی طفیل بلامبالغہ لاکھوں مسلمان عیسائیت کی گود میں سانس لے رہے ہیں۔ اور اس عقیدہ کا سب سے بڑا پرچارک یہی "مولوی" ہے۔

مولوی وحیدالزمان صاحب حیدر آباد والے اپنی تفسیر وحیدی کے صفحہ ... پر یوں افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

"افسوس ہے ان لوگوں پر جو احادیث صحیحہ اور مسلمانوں کے اجماع کے خلاف یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ گزر گئے۔ اور اب وہ دنیا میں نہ آویں گے۔ مسلمان کیا نصاریٰ بھی بالاتفاق اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں آویں گے۔"

(۲) شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قرآن کے صفحہ ۷۳ پر اس اجماعی عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

"امت مرحومہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ کہ جب یہود نے اپنی ناپاک تدبیریں پختہ کرلیں۔ تو حق تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔"

ہمارا یہ ایمان ہے۔ اور ہر صاحب الرائے مسلمان اس بات پر یقین رکھتا ہے۔ کہ ہر صداقت اسلام کے لئے نافع ہے۔ اگر یہ سچی بات ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ تو صرف ایک مولوی نہیں۔ بلکہ "تحریک تحفظ حیات عیسیٰؑ" کے تمام ممبران مل کر اس مسئلہ پر سوچ کر ہمیں اطلاع دیں۔ کہ حیات مسیحؑ کے عقیدہ نے اسلام کو کیا کیا فوائد عطا فرمائے ہیں؟ اس عقیدہ کے نقصانات کی ایک لمبی داستان ہے۔ اس عقیدہ کی ضربوں سے چور اب تک چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ اس عقیدہ کے طفیل عیسائیت کی گود میں پلے ہوئے جوان اب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ گالیاں دے رہے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی تو خدا مانتے ہی ہیں۔ "تحریک تحفظ حیات عیسیٰ" کے ممبران منہ سے تو حضرت عیسیٰؑ کو خدا نہیں مانتے۔ مگر خدائی صفات سے متصف ضرور مانتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حیات عیسیٰؑ کے قائلین کا یہ ایمان ہے۔ کہ

"آپ پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تھے۔ پھر وہ جیتا جاگتا پرندہ بن کر اڑ جاتا تھا۔ آپ مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ آپ کی روح کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ بزرگی دی۔ اور اپنی طرف منسوب کیا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت عیسیٰؑ ایسے عجیب کام کرتے تھے۔ جو انسانی قدرت سے باہر ہیں۔ مثلاً مُردے کو زندہ کردینا۔ مادرزاد اندھے کو انکھیارا کردینا۔ کوڑھی جذامی کو دم بھر میں اچھا کردینا۔"

(تفسیر وحیدی صفحہ ۱۴۸)

شیخ محمود الحسن صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ:۔

"جو معجزات حضرت مسیح علیہ السلام نے دکھلائے ان میں علاوہ دوسری حکمتوں کے ایک خاص مناسبت آپ کے رفع الی السماء کے ساتھ پائی جاتی ہے آپ نے شروع ہی سے متنبہ کردیا۔ کہ جب ایک مٹی کا پتلا میرے پھونک مارنے سے باذن اللہ پرندہ بن کر اوپر اڑا چلا جاتا ہے۔ کیا وہ بشر جس پر خدا نے روح اللہ کا لفظ اطلاق کیا۔ اور روح القدس کے نفخ سے پیدا ہؤا۔ یہ ممکن نہیں کہ خدا کے حکم سے اڑ کر آسمان تک چلا جائے۔ جس کے ہاتھ لگانے یا دو لفظ کہنے پر حق تعالیٰ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی اچھے اور مُردے زندہ ہو جائیں۔ اگر وہ اس موطنِ کون و فساد سے الگ ہو کر ہزاروں برس فرشتوں کی طرح آسمان پر زندہ اور تندرست رہے۔ تو کیا استبعاد ہے۔" (تفسیر قرآن مجید صلے)

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ان لوگوں کا یہ بھی ایمان ہے۔ کہ جب وہ دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تو ان کے دم سے کفار مریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مندرجہ بالا صفات سن کر جب ان لوگوں کو یہ جواب دیا جائے۔ کہ پھر تو آپ خدا ہوئے۔ تو فوراً کہیں گے۔ کہ نہیں وہ خدا تو ہرگز نہیں۔

سوچنے کی بات ہے۔ کہ خدا اور کس کو کہتے ہیں۔ خدا کہتے ہیں اس ہستی کو جو خدائی صفات سے متصف ہو۔ اور وہ خدائی صفات تو تمہارے عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود بادشاہ کے سامنے فرماتے ہیں۔ کہ ربی الذی یحیی و یمیت (سورہ بقرہ رکوع ۳۵) میرا رب وہ ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ یہی دو صفات آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں بھی مانتے ہیں۔ آپ لوگوں کا یہی دعویٰ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ مقام ہے۔ کہ آپ مُردے زندہ کرتے ہیں۔ اور جب آپ دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تو آپ کے دم سے کافر مریں گے۔ تو آپ کے عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰ "رب" ثابت ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ جرأت سے کام لیکر صاف الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ عیسائیوں کی طرح ہم بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تسلیم کرتے ہیں۔

اس زمانہ میں عیسائیت کی صف لپیٹنے کے لئے ان ہتھیاروں میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے دیئے۔ ایک وفات عیسیٰؑ کا ہتھیار ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے وفات مسیحؑ کے وہ زبردست دلائل سکھائے۔ کہ آج کسی بڑے سے بڑے مولوی کو بھی یہ جرأت نہیں ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کی صرف اور صرف ایک آیت ہی ایسی پیش کردے۔ جس میں لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اس خاکی جسم سمیت زندہ ہیں۔ عیسائی پادریوں کو اس عقیدہ کی تلوار کے نیچے اپنی موت نظر آتی ہے اور وہ دن بدن پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔

آج اگر تمام مسلمان اس ہتھیار سے لیس ہو جائیں۔ اور اس بات کا نہ صرف خود اعلان کریں بلکہ عیسائیوں پر دلائل سے یہ بات ثابت کردیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تو آپ کو چند سالوں میں وہ نظارہ نظر آجائے گا۔ کہ

یدخلون فی دین اللہ افواجا

مصباح کے متعلق ضروری اعلان

انشاء اللہ تعالےٰ ماہ دسمبر ۱۹۵۲ء میں مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جس کا حجم سابقہ حجم سے دوگنا ہوگا۔ اور اس میں اہم تاریخی فوٹو بھی شائع ہوں گے۔ اس لئے ماہ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ پرچہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی۔ اہل قلم تمام بھائیوں بہنوں اور بزرگوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنی قیمتی اور مفید معلومات سے نوازیں۔ شعراء صاحبان بھی توجہ فرماویں۔ مضامین پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۵ نومبر ہے۔ مضامین علمی اور ٹھوس ہوں۔

امید ہے کہ قارئین الفضل تعاونوا علی البر والتقویٰ کے مطابق ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی محمد طفیل کو پھنسیوں کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف ہے۔ نیز میری بچی عذرا پروین تقریباً دس دن سے بخار اور نمونیہ کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ ایم فضل کریم حنیف زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

انسانی پیدائش کا مقصد اور پل صراط کی حقیقت

فرمایا: (۱) "اگر اللہ تعالیٰ کے ان احکام میں کوئی حکمت ہے۔ تو انسان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ میں اسے پورا کر رہا ہوں۔ کیا اس کے لئے میں نے تھوڑی بہت کوشش کی ہے۔ اگر وہ اس حکمت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو اس کی نماز۔ اس کا روزہ۔ اس کی زکوٰۃ۔ اس کا چندہ اور اس کا صدقہ درست ہو جاتے ہیں۔ اگر اسے یہ احساس ہے۔ کہ اسے کوشش کرنی چاہیئے۔ تو بہرحال وہ کسی نہ کسی گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ وہ پلصراط پر سے ضرور گذر جائیگا۔ چاہے وہ سرین کے بل گھسٹ رہا ہو۔ چاہے وہ پیدل چل رہا ہو۔ چاہے وہ گھوڑے کی طرح دوڑ رہا ہو۔ چاہے وہ ہوا کی طرح اڑ رہا ہو۔ چاہے وہ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ جا رہا ہو۔ ہر وہ شخص یہ سمجھے گا۔ کہ وہ چل رہا ہے۔ اگر وہ ایک منٹ میں نہیں پہنچتا۔ تو ایک گھنٹہ تک پہنچ جائے گا۔ اگر وہ ایک گھنٹہ تک نہیں پہنچتا تو اگلے دن پہنچ جائے گا۔ اگر اگلے دن نہیں پہنچتا۔ تو اگلے سال پہنچ جائے گا۔ اگر وہ ایک سال کے بعد بھی نہیں پہنچتا۔ تو دس بیس سال کے بعد پہنچ جائیگا۔ اگر کوئی شخص سرین کے بل چلنا شروع کر دے۔ تو چاہے وہ پچاس سال کے بعد اپنی منزل مقصود پر پہنچے۔ وہ پہنچ جائے گا۔"

(۲) "لیکن جو شخص کھڑا ہے۔ وہ بیس صدیوں میں بھی اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکے گا۔"

(۳) "پس جس شخص کے اندر احساس نہیں۔ آرزو نہیں۔ امنگ نہیں۔ خواہش نہیں۔ اس نے چلنا کیا ہے۔"

(۴) "وہ بدبخت جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا۔ ایسے ہی یہاں سے چلا جائیگا۔ نہ ماں کے پیٹ سے نکلنے نے اس کے اندر تغیر پیدا کیا نہ قبر کے اندر جانے نے اس کے اندر تغیر پیدا کیا۔ ان معنوں میں نہیں۔ کہ ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاکیزہ نکلا۔ بلکہ ان معنوں میں کہ جس طرح وہ ماں کے پیٹ سے گند میں لت پت نکلا۔ اسی طرح وہ اس جہان سے گند میں لت پت چلا گیا۔ پس مومن کو اپنی پیدائش کے مقصد پر غور کرنا چاہیئے"

(۵) اس کی ساری حکمت (یعنی پلصراط کی) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حرکت میں بتائی۔"

(۶) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تازہ ارشاد مجاہدین تحریک جدید کے پیش کرتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک باوجود گیارہ ماہ اس سال میں سے گذر جانے کے کوئی حرکت نہیں کی۔ اور اپنے اس وعدہ کا جو انہوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے اللہ تعالیٰ کے حضور کیا تھا۔ اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ ان کے لئے صرف اسی ایک مہینہ کا وقفہ رہ گیا ہے۔ انہیں اپنے اندر امنگ آرزو اور خواہش پیدا کر کے توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے وعدے کو آخری تاریخ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے ادا کر لینا چاہیئے۔ تا وہ ادا کرنے والوں میں آخری آدمی نہ ہوں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا فرمایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔ کہ "آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے۔" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ میلہ یا جلسہ ہو۔ اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس جلسہ کی غرض جماعت کے ظاہری و باطنی انتظام کو درست کرنا ہے۔ اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا معمولی نیکی نہیں۔ بلکہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔ (نظارت بیت المال)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۶) (نظارت بیت المال ربوہ)

تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے مقابلہ میں عذر کرنیوالے غور کریں

ریاست بہاولپور سے چندہ تحریک جدید سال ۱۹۵۱ء کے وعدے براہ راست کرنے والے ۱۲ احباب ہیں۔ ان کا وعدہ ۸۱۵/۲/۰ تھا۔ ان میں سے دس احباب کا چندہ تو ۳۱ مارچ تک ۳۰۰/- تین صد روپیہ تو ادا کر دیا گیا۔ جن کے نام شائع بھی ہو چکے ہیں۔ ایک دوست کے ۶۷/- روپے اگست میں وصول ہوئے۔ چوہدری خورشید احمد صاحب اللہ آباد ضلع رحیم یار خان نے مئی میں اطلاع دی۔ کہ میرے سال ۱۹۵۱ء کے وعدہ ۲۰۵/۰ کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضرور ہو گی۔ مگر جنوری ۱۹۵۳ء تک ادا کرنے کی مہلت حضور منظور فرمائیں۔ حضور نے اس امر کی مہلت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان فضل ہوا۔

صاحب موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ۵ ر اکتوبر پڑھ کر فیصلہ کیا۔ اور ان کے دل میں مزید احساس ہوا امنگ پیدا ہوئی۔ خواہش ہوئی۔ اور ان کے دل میں آرزو ہوئی۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ یہ رقم حضور کے ارشاد پر اکتوبر میں ہی ادا ہو جائے۔ تو سب سے اچھا ہے۔ چنانچہ وہ اطلاع دیتے ہیں کہ میں نے سال ۱۹۵۱ء کے ۲۰۵/- روپیہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وہ احباب جو عذر و معذرت کرتے ہیں۔ وہ تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کی اہم ضرورت کے مقابل اپنے عذروں کا وزن کریں۔ تو ان کا دل بول اٹھیگا۔ کہ آج اشاعت اسلام کے مقابلہ پر ان کے عذر کوئی وزن نہیں رکھتے۔ پس ایسے دوست جب کہ صرف ماہ نومبر جو اس سال کا بارہواں مہینہ باقی ہے۔ اس تھوڑے وقفہ میں اپنے وعدے سو فیصدی پورے کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ولادت

مکرم چوہدری ہدایت اللہ ساکن گھٹیالیاں کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العیون بنائے۔ (محمد صادق مبشر)

دفتر کی مطبوعہ رسید یا منی آرڈر پر دستخط و مہر مینیجر کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہ ہو گی۔ (مینیجر الفضل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمایئے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (بقیہ صفحہ ۲)

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ بارہ سال کی اس بلوغت تک پہنچنے کے بعد کیا تمہاری عقلیں اتنی تیز ہو گئی ہیں کہ تم ہر طرح کے خطرات کا مقابلہ کر سکو۔ دین تو مومن خدا کے حکم کے ماتحت اپنی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن اگر ایک طرف تمہاری جان ہو اور دوسری طرف ایمان تو کیا تم میں سے ہر ایک کی روح بلاتردد بلا تامل اور فوری طور پر اپنی جان کو خدا اور اپنے درمیان حائل سمجھتے ہوئے اسے قربان کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

تبلیغ اور خدمت خلق

خدا تعالیٰ نے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے اب تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور آنے والے خطرات کے لئے تیاری کرو۔ وہ تیاری اسی طرح ہو سکتی ہے کہ تم ... صحیح رنگ میں گذارو زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرو۔ خدمت خلق کے سلسلہ میں تمہارا کام ابھی نمایاں نہیں ہے۔ زلزلہ اور اسی طرح کی دیگر مصیبتوں کے پڑنے پر یا جلسوں اور جلوسوں کے مواقع پر تمہیں کم از کم بوائے سکاؤٹس یا ریڈ کراس جتنا نمونہ تو دکھانا چاہئیے۔ حالانکہ اصل میں تو ان سے سینکڑوں گنا زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئیے۔ واضح رہے کہ خدمت خلق سے میری مراد محض احمدیوں یا مسلمانوں کی خدمت نہیں۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت۔ خدا کی ساری ہی مخلوق کی خدمت مراد ہے۔ حتیٰ کہ اگر دشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو ــ یہ ہے خدمت خلق کا صحیح جذبہ!

تیاری کا اسلامی طریق اختیار کرو

آخر میں آپ نے فرمایا۔ اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرو جس کے بعد تمہیں یقین ہو جائے کہ تم ہرگز بزدلی نہیں دکھاؤ گے۔ اس کے لئے تیاری کرو مگر یہ تیاری اسلامی طریق کے مطابق ہونی چاہئیے۔ ایسی تیاری کرنے کے دنیا میں دو ہی طریق ہیں ایک یہ کہ جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی مثال نپولین۔ ہٹلر۔ چنگیز خان اور تیمور سے مل سکتی ہے اور ایک تیاری روح کی مضبوطی اور پاکیزگی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب سے روشن اعلیٰ اور ارفع مثال دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں دیکھ چکی ہے۔ پس تم ہٹلر۔ نپولین یا چنگیز خان اور تیمور کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے تیاری کرو۔ لیکن یہ نمونہ دنیوی مثالوں سے سینکڑوں اور ہزاروں گنا بالا ہے بلکہ اتنا بالا ہے کہ آج بھی فرشتے اس پر مرحبا کہہ رہے ہیں۔

آخر میں حضور نے پھر تین بار خدام کا عہد دہرایا جسے تمام خدام نے دوہرایا اور دعا فرما کر اجتماع کی بقیہ کارروائی شروع کرنے کی اجازت فرمائی اور واپس تشریف لے گئے۔

بیڈن روڈ پر قومی دواخانہ کی رسم افتتاح

افتتاحی تقریب میں اکابرین کی شرکت

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ آج شام یہاں بیڈن روڈ پر سید سلیمان صاحب ندوی نے قومی دواخانہ کی رسم افتتاح ادا کی۔ یہ دواخانہ بھی شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی زیر نگرانی قائم کیا گیا ہے۔ اس کی ایک شاخ پہلے ہی سے نیل گنبد روڈ پر قائم ہے۔ اس کی افادیت کے دائرے کو وسیع کرنے کیلئے اب لاہور میں بیڈن روڈ پر یہ دوسری شاخ کھولی گئی ہے۔

افتتاحی تقریب میں دیگر معززین شہر کے علاوہ وزیر صحت و تعلیم سردار عبدالحمید دستی سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی خلیفہ شجاع الدین آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر سردار محمد ابراہیم۔ حکیم احمد شجاع اور میاں نور اللہ نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر ادارہ ہمشیر الاطباء کے سیکرٹری نے دواخانہ کی گذشتہ تاریخ اور خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اب دواخانہ میں تحقیق و تجربات کا شعبہ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ جس میں امراض دق سل اور ذیابیطس وغیرہ کیلئے شافی ادویہ کا تجربہ کیا جائے گا۔ اسی طرح خواتین کیلئے بھی (۲) زنانہ شعبہ کا اجرا زیر غور ہے۔

سردار عبدالحمید دستی۔ سید سلیمان ندوی اور حکیم احمد شجاع نے اپنی تقاریر میں دواخانہ اور شفاء الملک کی خدمات کو سراہا اور طب یونانی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس کی سرپرستی کی طرف توجہ دلائی۔

کوریا کی جنگ میں کام آنیوالے امریکنوں کی تعداد

واشنگٹن ۳۱ اکتوبر۔ امریکہ کے محکمہ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کوریا میں امریکی جانوں کے نقصان کی تعداد ۱۲۳۳۹۵ تک پہنچ گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۴ اکتوبر سے ۲۴ اکتوبر کے درمیان ۱۲۲۸ امریکی سپاہی دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے زخمی ہوئے۔ اعلان میں نقصان کی جو تفصیل دی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ۲۱۴۷۱ جنگ کے دوران میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۱۹۲۶۷ جنگ میں زخمی ہونے والوں کی تعداد ۱۹۲۲۰ اور جنگ میں لاپتہ ہونے والوں کی تعداد ۱۲۴۲۸ تک پہنچ گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ زخمیوں میں سے ۸۵ فیصدی صحتیاب ہو کر میدان میں پہنچ گئے۔

ختم نبوت کانفرنسوں کا مقصد چند لوگوں کی لیڈری قائم رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں

مسلم لیگ کانفرنس کی مخالفت میں احراری امیر شریعت کی عجیب منطق

روزنامہ "مغربی پاکستان" لاہور کا ایک اداریہ

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کمالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک طرف ملک میں اقتصادی بدحالی اور خوراک کی قلت کا دور دورہ ہے۔ لیکن دوسری طرف مسلم لیگ کانفرنس کے لئے اٹھارہ انیس لاکھ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔

بات تو سیدھی سادھی تھی۔ لیکن اگر شاہ صاحب کی سمجھ میں نہ آئے تو اور بات ہے۔ جب احرار کی کانفرنسوں یا ختم نبوت کے سلسلے میں کئی لاکھ روپیہ صرف کر دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔ کہ چند دوستوں کی لیڈری قائم رہے۔ اس وقت شاہ صاحب کی سمجھ میں یہ بات آجاتی ہے لیکن اگر سال میں ایک بار مسلم لیگ کانفرنس ہو تو یہ بات شاہ صاحب کی سمجھ میں نہیں آتی۔ مسلم لیگ کی کانفرنس کے لئے نہ تو چندہ جمع کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی قربانی کی کھالیں اکٹھی کی گئی ہیں۔ پھر معلوم نہیں شاہ صاحب کو اس قدر روحانی اذیت کیوں پہنچی ہے

مسلم لیگ کانفرنس سال میں ایک بار ہوتی ہے۔ اور اس میں اس قسم کی تجاویز سوچی جائیں گی ایسے اہم فیصلے کئے جائیں گے کہ عوام کو کروڑوں روپے کا فائدہ ہو۔ اگر اس کانفرنس پر چند لاکھ روپے مسلم لیگ کی طرف سے صرف کر بھی دیئے جائیں تو اس سیاسی جماعت کو اس کا حق پہنچتا ہے۔ یہ روپیہ مسلم لیگ کا ہے حکومت کا نہیں۔ اور مسلم لیگ کے پیش نظر ایک ایسا پروگرام ہے۔ جس میں پاکستان کے کروڑوں لوگوں کی بہبود کا راز مضمر ہے۔

اگر کسی بڑے فائدہ کے لئے کچھ روپوں کی قربانی بھی کرنا پڑے تو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئیے۔ اور سید عطاء اللہ شاہ تو کانفرنسوں کے بہت پرانے مداح ہیں۔ انہیں مسلم لیگ کانفرنس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئیے تھا۔ انہیں اچانک لوگوں کی اقتصادی حالت کا احساس ہو گیا ہے۔ اور صرف اس کانفرنس کی وجہ سے یہ احساس بڑی حیرت انگیز بات ہے۔ کانفرنس کی مخالفت محض اس لئے کہ وہ مسلم لیگ کی کانفرنس ہے۔ کوئی اچھی بات نہیں شاہ صاحب کو فراخدلی سے کام لینا چاہئیے

(روزنامہ مغربی پاکستان لاہور

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

عراق کی سیاسی پارٹیوں نے انتخاب کا بائیکاٹ کر دیا

بغداد۔ ۳۱ اکتوبر۔ نیشنل ڈیموکریٹک استقلال پارٹی اور سوشلسٹ پارٹی نے عراق میں ہونیوالے انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ امید ہے کہ یونائیٹڈ پاپولر فرنٹ بھی اگلے ہفتہ اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں اس قسم کا فیصلہ کرے گا اس کے بعد صرف ایک پارٹی یعنی نوری السعید کی کانسٹی ٹیوشن یونین ہی ایسی رہ جائے گی۔ جو انتخابات میں حصہ لے گی۔ (رسٹار)

جنگ کوریا کے پرامن تصفیہ کیلئے خاص کمیشن مقرر کیا جائے

روسی وزیر خارجہ مسٹر وشنسکی کی سیاسی کمیٹی میں تجویز

اقوام متحدہ ۳۰ اکتوبر۔ روس نے تجویز پیش کی ہے کہ جنگ کوریا کے پرامن تصفیہ کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیا جائے روسی تجویز کے مطابق اس کمیشن کو کوریا کو دوبارہ متحد کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کا فرض بھی سونپا جانا چاہئیے۔ سیاسی کمیٹی میں یہ تجویز پیش کرتے ہوئے روسی وزیر خارجہ مسٹر اینڈریو وشنسکی نے مطالبہ کیا کہ اس کمیشن میں کوریا کے جھگڑے سے متعلق تمام عناصر شامل کیا جائیں۔

مسٹر وشنسکی نے اپنی تجویز ایک طویل تقریر میں پیش کی۔ انہوں نے یہ تقریر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کی اس تقریر کے جواب میں کی تھی روسی وزیر خارجہ کی تجویز میں حسب ذیل اہم نکات پیش کئے گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے کوریا کمیشن کی رپورٹ کے بعد یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ مسئلہ کوریا کے پرامن تصفیہ کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیا جائے جو ان تمام ممالک پر جو جنگ کوریا سے تعلق رکھتے ہیں مشتمل ہو۔ اس کمیشن میں ایسے ملک بھی شامل کئے جائیں۔ جنہوں نے کوریا [illegible] حصہ نہیں لیا۔ یہ کمیشن کوریا کے دوبارہ [illegible] کے لئے کوشش کریں۔ یہ اتحاد خود کوریا کے [illegible] کمیشن کی نگرانی میں کریں۔

اقوام متحدہ ۳۰ اکتوبر۔ عراقی وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد فاضل جمالی نے کہا ہے کہ فلسطین کے عرب مہاجرین کا مسئلہ تاریخ انسانیت کا افسوسناک باب ہے جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ ہمارا یقین ہے کہ عرب مہاجرین پر جو ظلم کئے گئے ہیں وہ ان مظالم سے کسی صورت میں کم نہیں جو ہٹلر نے یہودیوں پر کئے تھے